www.paksights.com

سوال نمبر 1

(پیپر 2017 سے سوال نمبر 1 کا جواب)

سوال نمبر 2

(پیپر 2015 سے سوال نمبر 2 کا جواب)

سوال نمبر 3

ابتدائیہ:

1930ء میں علامہ اقبالؒ نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے اکیسویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے باضابطہ طور پر برصغیر کے شمال مغرب میں جداگانہ مسلم ریاست کا تصور پیش کر دیا۔ چودھری رحمت علی نے اسی تصور کو 1933ء میں پاکستان کا نام دیا۔ سندھ مسلم لیگ نے 1938ء میں اپنے سالانہ اجلاس میں برصغیر کی تقسیم کے حق میں قرارداد پاس کر لی۔ علاوہ ازیں قائدِ اعظم بھی 1930ء میں علیٰحدہ مسلم مملکت کے قیام کی جدوجہد کا فیصلہ کر چکے تھے۔ 1940ء تک قائدِ اعظمؒ نے رفتہ رفتہ قوم کو ذہنی طور پر تیار کر لیا۔

مسلم لیگ کے اجلاس کے انعقاد میں حکومتی رکاوٹیں:

مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس لاہور کے منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں منعقد ہونا تھا۔ پنجاب حکومت نے برطانوی حکمرانوں کی ایماء پر امن وامان کا مسئلہ پیدا کر کے اور محکمہ زراعت نے جلسہ گاہ کی جگہ کا اچانک آٹھ ہزار روپیہ کرایہ طلب کر کے مسلم لیگ کے اجلاس کو ملتوی کرانے کے لیے دو بڑی رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوششیں کیں جو بالآخر ناکام ہو گئیں۔

قائدِ اعظم کی لاہور آمد:

قائدِ اعظم 21 مارچ 1940ء کو بذریعہ فرنٹیئر میل لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

اجلاس کا آغاز:

مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس لاہور میں 22 مارچ 1940ء کو بڑی شان سے شروع ہوا۔ جو تین دن 22 مارچ تا 24 مارچ 1940ء تک جاری رہا۔ اجلاس میں ایک لاکھ افراد کی موجودگی اس بات کا اعلان تھی کہ مسلمانانِ برصغیر اب احساسِ زیاں سے عاری نہیں رہے اور ان کی منجمد رگوں میں اب آزادی بخش لہو جوش مار رہا ہے۔ سٹیج پر اقبالؒ کا یہ شعر درج تھا:

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

قائدِ اعظمؒ کا صدارتی خطبہ

22 مارچ کو اجلاس میں قائدِ اعظمؒ نے اپنی صدارتی تقریر کی۔ انہوں نے بین الاقوامی دنیا اور انگریز ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ "ہندوستان کا مسئلہ فرقہ وارانہ نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔ اسلام اور ہندومت دو مختلف اجتماعی

نظام ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کا تعلق دو مختلف مذہبی فلسفوں، سماجی رسم و رواج اور ادبیات سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دو ایسی تہذیبوں کے پیروکار ہیں کہ جن کی بنیاد دو متصادم خیالات وتصورات پر مبنی ہے۔ ان کی رزمیات ومشاہیر اور واقعات مختلف ہیں۔ اکثر ایک قوم کا ہیرو دوسری کا دشمن اور ایک کی فتح دوسرے کی شکست ہوتی ہے۔ دو متصادم اقوام کو ایک ریاست میں باندھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان میں بے چینی بڑھے گی اور نظام حکومت برباد ہو جائے گا۔ مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو ملک کے بعض حصوں میں واضح اکثریت کی حامل ہے۔ اس لیے اگر برطانوی حکومت چاہتی ہے کہ ہندوستانیوں کو امن اور خوشحالی حاصل ہو تو یہ صرف اسی صورت ممکن ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے دو جداگانہ قومی وطن تشکیل دیئے جائیں اور مسلمانوں کو وہ علاقے دے دیئے جائیں جہاں ان کی اکثریت ہے۔"

خطبے کے اہم نکات:

قائداعظم کے اس خطبے کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے:

-1 مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور اپنا جداگانہ سماجی، ثقافتی اور مذہبی نظام رکھتے ہیں۔

-2 برصغیر ایک ملک نہیں اور ہندو مسلم تنازعہ فرقہ وارانہ نہیں بلکہ بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ جس کا حل برصغیر میں ایک سے زیادہ ریاستوں کا قیام ہے۔

-3 متحدہ برصغیر میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ رہنے کا امکان نہیں۔

-4 انہوں نے مختلف مثالیں دے کر تقسیم ہند کو پوری طرح تاریخی منطقی اور جائز مطالبہ قرار دیا۔

شیر بنگال:

مولوی فضل الحق نے قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش کی۔

قرارداد پاکستان کے اہم بنیادی نکات

-1 آزاد مسلم حکومت کا قیام:

باہم متصل اکائیوں کی نئے خطوں کی صورت میں حد بندی کی جائے۔ شمال مغرب اور مشرق میں مسلم اکثریت والے علاقوں میں آزاد مسلم مملکتیں قائم کی جائیں۔

-2 تقسیم کے علاوہ دوسری سکیم کی نامنظوری:

برصغیر کے لیے تقسیم کے علاوہ کسی دوسری سکیم کو منظور نہیں کیا جائے گا۔

-3 ہندو علاقوں میں مسلمانوں کا تحفظ:

تقسیم ہو جاتی ہے تو ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلم اقلیت کے حقوق کے تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

www.paksights.com

قراردادِ لاہور کی تائید وحمایت

قراردادِ لاہور کی تائید سب سے پہلے 24 مارچ 1940ء کو مسلم اقلیتی صوبے یوپی کے مسلمان رہنما چودھری خلیق الزمان نے کی۔ بعد ازاں مسلم اکثریتی صوبوں میں سے صوبہ سرحد سے سردار اورنگ زیب خان، صوبہ سندھ سے سر عبداللہ ہارون، صوبہ بلوچستان سے قاضی محمد عیسیٰ اور صوبہ پنجاب سے مولانا ظفر علی خان نے قرارداد کی تائید وحمایت کا اعلان کیا۔

قراردادِ لاہور سے قراردادِ پاکستان تک:

24 مارچ 1940ء کو بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی تقریر میں اس قرارداد کو قراردادِ پاکستان کا نام دیا۔ اس پر اپریل 1941ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقد مدراس میں بھی قراردادِ لاہور کو قراردادِ پاکستان کے طور پر اپنا لیا گیا۔

قراردادِ پاکستان پر ردِ عمل

عزم ہمارا ٹل نہیں سکتا بن کے رہے گا پاکستان
اسی فضا میں دیکھے گی دنیا پرچم اسلامی کی اُڑان

مسلمانوں کا ردِ عمل:

قراردادِ پاکستان پر مسلمانانِ ہند نے جس قدر خوشگوار پر مسرت ردِ عمل کا اظہار کیا اس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر متحدہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا ظفر احمد انصاری وہ علماء تھے جنہوں نے اس قرارداد کا بھرپور ساتھ دیا۔

کانگریس اور ہندوؤں کا ردِ عمل:

قراردادِ لاہور پر کانگریسی لیڈروں اور ہندو اخبارات نے اسلام و مسلمان دشمنی کے سبب شدید ردِ عمل کا اظہار کیا۔ راج گوپال اچاریہ نے کہا کہ

"مسٹر جناح کا یہ اقدام اس طرح کا ہے کہ جیسے دو بھائیوں کے مابین ایک گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہوا اور وہ اسے کاٹ کر بانٹ لیں۔"

گاندھی نے قرارداد کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اخلاقی پاپ (گناہ) قرار دیا۔ بیگم مولانا محمد علی جوہر کے قراردادِ لاہور کو قراردادِ پاکستان کا نام دینے پر ہندو اخبارات نے لفظ "پاکستان" پر طنز کرتے ہوئے اس کی اس طرح مخالفت کی کہ ہندو مشتعل ہوں۔ ہندو اخباروں نے قراردادِ لاہور کو قراردادِ پاکستان کا نام دیتے ہوئے اس کو دھرتی ماتا کے ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیا نیز اخبارات میں لفظ "پاکستان" کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا تاکہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے جذبات بھڑک اُٹھیں۔

قراردادِ پاکستان اور برطانوی پریس:

برطانوی پریس نے قراردادِ لاہور کو کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ روزنامہ لندن ٹائمز، مانچسٹر، گارڈیان اور ڈیلی ہیرالڈ نے مختصر خبر شائع کی جب کہ ڈیلی ٹیلی گراف نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا۔ لندن ٹائمز نے اپنی مختصر خبر میں پاکستان کی تجویز کو اس لیے رد کر دیا کہ اس سے ہندوستان کی وحدت ختم ہو جاتی ہے۔

قراردادِ لاہور کی تاریخی اہمیت

-1 قراردادِ پاکستان کی منظوری نے مسلمانانِ ہند کی منزل متعین کر دی جو کہ قیامِ پاکستان تھی۔ اب مسلمانوں کا ایک ہی مطالبہ تھا اور ایک ہی منزل تھی۔ ان کے مسائل کا ایک ہی حل تھا یعنی حصول پاکستان ایک علیحدہ اسلامی ملک۔

-2 منزل کا تعین ہونے پر مسلم اتحاد کا جذبہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلمانانِ برصغیر جوق در جوق جمع ہونے لگے۔ اس سے مسلم اتحاد کا فروغ حاصل ہوا اور انہوں نے منزل کا یقین جو ہوا تھا اس کے حصول کے لیے کوششیں تیز کر دیں۔

-3 قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد مسلمانوں کا علیحدہ اسلامی ریاست کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ قراردادِ پاکستان کے بعد برصغیر میں مسلم لیگ بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھ منظم ہونے لگی اور اپنی تعین کردہ منزل کی طرف رواں دواں ہونے لگی۔

-4 قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد مسلم لیگ کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ نتیجتاً مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی۔

-5 اس قرارداد کی بدولت بین الاقوامی طور پر محمد علی جناح کو ایک بڑا سیاسی راہنما تسلیم کیا جانے لگا۔ 1906ء میں کانگریس کے اجلاس کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے گوپال کرشن گوکھلے نے کہا تھا کہ:

''ہندوستان کو جب آزادی ملے گی مسٹر جناح کی بدولت ملے گی۔''

قراردادِ پاکستان چونکہ قائدِ اعظمؒ کی زیرِ صدارت منظور ہوئی تھی اس لیے مسلمان تو ایک طرف انگریزوں اور ہندوؤں کے علاوہ بین الاقوامی مبصرین کو بھی شبہ نہ رہا کہ قائدِ اعظمؒ کی قیادت میں ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ تقسیم پر مبنی ہے۔ بالآخر وقت کے ساتھ ساتھ مطالبۂ پاکستان میں سرعت اور ہندوستان کے سیاسی حالات میں تبدیلی نے ان کو بین الاقوامی شخصیت بنا دیا۔

خلاصۂ بحث:

مختصراً یہ کہ قراردادِ پاکستان نہ صرف مسلمانوں کی پون صدی کی جدوجہد کا نتیجہ تھا بلکہ علیحدہ مملکت کے حصول کی طرف پہلا فیصلہ کن قدم بھی تھا۔ اس قرارداد کی بدولت مسلمانانِ ہند اپنی منزل سے آشنا ہوئے اور پھر صرف چند سالوں میں منزل کا حصول ان کا مقدر بن گیا۔ سچ ہے جب منزل کا ادراک ہو جائے تو سفر جلد کٹ جاتا ہے۔

؎ ربِ کعبہ کی قسم روحِ محمد ﷺ کی قسم	یاد دلاؤں کہ یہ وہی دن ہے کہ ہم
برِ کوچک کے ہر اک شہر سے ابنائے حرم	توڑ کر نسل کے بت اور زبانوں کے حرم
ہم نے ہر طرح سے چاہا تھا سحر ہو جائے	اور یہ ملکِ خداداد امر ہو جائے

سوال نمبر 4

(الف) چوہدری رحمت علی

(پیپر 2015 سے سوال نمبر 4 (iii) کا جواب)

(ب) پاکستان کے زرعی مسائل

(پیپر 2017 سے سوال نمبر 2 کا جواب)